بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۵ / تار کا پتہ الفضل قادیان

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کو آج کسی قدر سردرد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور اسہال کی شکایت ابھی تک ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۰ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پھوڑوں کی تکلیف میں نسبتاً تخفیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۱۱ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۱ شعبان ۱۳۶۵ ھ | ۱۱ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۱

...عباسؓ کی حدیث میں لفظ من السماء کے حذف کا غلط الزام

سکندر آباد دکن کی اہلحدیث انجمن نے ایک رسالہ ۲۶ صفحے کا بعنوان "قادیانی حلف کی حقیقت" ثنائی برقی پریس امرتسر سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس رسالے کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث ۲۴ مئی ۱۹۴۶ء میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اس کو ضرور پڑھا جائے اس میں سب سے بڑا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ کیا گیا ہے کہ حضور نے ابن عباس کی روائت میں جو لفظ من السماء آیا ہے اس کو عمداً حذف کر دیا۔ اعتراض کے الفاظ یہ ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے نزول مسیح کی روائت اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں دو جگہ لکھی ہے۔ اور اس میں لفظ من السماء نہیں لکھا۔ لیکن اصلی روائت اصل کتاب میں دیکھیں تو مطلع صاف ہو سکتا ہے۔ وہ روائت یوں ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم علی جبل ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عیسےٰ علیہ السلام پہاڑ پر اتریں گے۔ یہ روائت مختصر کنز العمال سے مرزا صاحب نے لی ہے۔ مختصر کنز العمال مسند امام احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپا ہے۔ اس کی چھٹی جلد صفحہ ۶۵ پر یہ حدیث موجود ہے جس میں لفظ من السماء موجود ہے۔ مگر مرزا صاحب کی دیانت داری اور امانت نے ان کو اجازت نہیں دی۔ کہ حدیث کے سارے لفظ نقل کرتے" (قادیانی حلف کی حقیقت صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۹۰ پر صحیح بخاری کی حدیث یضع الحرب کی تشریح میں تائیدی طور پر حضرت ابن عباس کی روائت بیان فرمائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "ابن عباس کی یہ حدیث بھی یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت مسیح جس حربہ سے دجال کو قتل کرینگے۔ وہ حربہ آسمانی ہے نہ کہ زمینی۔ کیونکہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح جس حربہ کے ساتھ دجال کو قتل کرینگے۔ وہ حربہ آسمانی ہوگا۔ اور حضرت مسیح آسمان سے لے کر اتریں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت واضح ہے۔ اور حضور ابن عباس کی روائت میں من السماء کا لفظ مان کر ہی استدلال فرما رہے ہیں۔ ورنہ یضع الحرب کی تشریح میں مخالف علماء کے سامنے یہ حدیث پیش نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ابن عباس کی روائت میں جو فریق مخالف کی تفہیم کے لئے یضع الحرب کی تشریح میں پیش کی گئی ہے۔ من السماء کا لفظ موجود نہیں سمجھا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من السماء کے لفظ کو عمداً حذف کر دیا۔ تو پھر کوئی ایسی زائد بات اس روائت میں باقی نہیں رہ جاتی جس کی وجہ سے اسے حدیث یضع الحرب کی تشریح کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ اس سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مسیح جس حربہ سے دجال کو قتل کرینگے۔ وہ حربہ آسمان سے لے کر آئینگے واضح طور پر ثابت کر رہا ہے کہ یہ سارا استدلال ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء کے الفاظ سے ہے۔ اگر من السماء کے الفاظ اس روائت میں موجود فرض نہ کئے جائیں۔ تو کسی صورت میں بھی روائت ابن عباس سے وہ استدلال پیش نہیں ہو سکتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۹۰ پر پیش کیا۔ اس سے معلوم ہوا حضرت نے من السماء کے لفظ کو حذف نہیں کیا۔ بلکہ نمایاں کیا ہے۔

پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لفظ من السماء حذف کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جبکہ حضور بارہا اپنی کتابوں میں نزول من السماء کا ذکر خود فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "اس وجہ سے اسکے حق میں نبی معصوم کی پیشگوئی میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ کہ وہ آسمان سے اتریگا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۵)

(۲) "کیا میرے مخالفوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہونگے" (صفحہ ۴۰۹ کتاب مذکور)

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود اقرار ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہونگے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ حضور ابن عباس کی روائت سے من السماء کے لفظ کو حذف کرتے۔ ہاں حضرت مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کا جو غلط مفہوم لیا جاتا ہے۔ اس سے حضرت جری اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو بے شک انکار ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "حضرت مسیح ابن مریم اپنی عنصری وجود کے آسمان کیطرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ پھر کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے ۔۔۔ یہ خیال احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیئے گئے ہیں۔ اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے اور وہ تمام امور نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقصود اصلی کی طرف رہبر ہو سکتے ہیں۔" (توضیح المرام صفحہ ۱۰)

(۲) "آسمان سے اترنا اس بات کی طرف دلالت نہیں کرتا کہ سچ مچ خاکی وجود آسمان سے اتریگا۔" (ازالہ اوہام ایڈیشن دوم صفحہ ۳۱)

(۳) "مثالی اور ظلی طور پر اترنا مراد ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک اسی طور سے مقدس لوگ آسمان سے اترتے رہے ہیں ۔۔۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

— آدم زاد کا جسم خاکی کے ساتھ آسمان سے اترنا اب تک کسی نے مشاہدہ نہیں کیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفین سے دراصل یہ اختلاف نہیں تھا۔ کہ مسیح نے آسمان سے نازل ہونا ہے یا نہیں۔ کیونکہ حضور اس بات کو خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسیح کا آسمان سے نزول ہونا تھا۔ چنانچہ حضور اپنی نسبت فرماتے ہیں۔

(۱) "انی انا المسیح النازل من السماء یقیناً میں مسیح ہوں جو آسمان سے نازل ہوا ہوں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲)

(۲) "میں وہ مسیح ہوں۔ جو آسمان سے اترا ہوں۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۷ و ۱۱)

(۳) "امّا الّذی کان نازلاً من السّماء فھو ھٰذا القائم بینکم۔" مسیح جو آسمان سے نازل ہونے والا تھا یہی ہے جو تمہارے درمیان کھڑا ہے خطبہ الہامیہ صفحہ ۱ سطر ۹)

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی عقلمند ایک لمحہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا۔ کہ حدیث ابن عباس سے لفظ من السماء حذف کرنے کی کوئی ضرورت تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفین سے جو اختلاف تھا وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۰)

اگر حدیث ابن عباس میں جس کا حوالہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۹ میں حضور نے دیا ہے۔ حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانے اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری آسمان سے نازل ہونے کا ذکر ہوتا تو بے شک مخالفین کا یہ الزام کہ حضور نے من السماء کے لفظ کو عمداً حذف کر دیا۔ کچھ وقعت رکھتا۔ لیکن اس ابن عباس کی روایت میں تو اس کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ پھر مخالفین کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ابن عباس کی جس روایت کا ذکر کیا ہے۔ اس کو صحیح مرفوع حدیث تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ مسلمات خصم کی بنا پر اس سے استدلال کیا ہے۔

(خاکسار محمد عبد الحق مجاہد)

امریکہ تشریف لیجانیوالے پانچ مجاہدین کا دہلی میں اعزاز و اکرام

دہلی ۸ر جولائی (بذریعہ ڈاک) الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارے دو اور مجاہد بھائی یعنی میاں محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی (انجینئرنگ) اور برادرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل علی الترتیب ۵، ۶ جولائی کو بخیریت تمام دہلی پہنچے۔ ہر دو مجاہد کچھ عرصہ کے لئے دہلی ٹھہرے۔ اور ہم اس قابل ہوئے۔ کہ ان کے سامنے اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کر سکیں۔ چنانچہ ۵ر جولائی شام کو خدام الاحمدیہ نئی دہلی کی طرف سے جناب میاں محمد عبد اللہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ۶ر جولائی کو برادرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل کے استقبال اور میاں صاحب موصوف کے الوداع کے لئے بہت سے احباب سٹیشن پر جمع ہوئے۔ اور لبقیہ مسرت یہ تقاریب سر انجام دیں۔ اسی روز بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ قرول باغ کی طرف سے جناب مرزا صاحب کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور بروز اتوار بعد نماز عصر آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ دہلی اور حلقہ وسط شہر کی طرف سے وسیع پیمانہ پر چائے نوشی کے بعد ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت کے فرائض جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے سر انجام دئیے۔

ان تمام مواقع پر بعض غیر احمدی صاحبان بھی تشریف لاتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھا اثر قبول کرتے رہے۔ آج صبح مرزا صاحب موصوف کو الوداع کہنے کے لئے کثرت سے احباب سٹیشن پر تشریف لائے۔ حضرت امیر صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ میاں مسعود احمد خاں صاحب بہالشہ محمد عمر صاحب مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ چوہدری ہدایت اللہ صاحب قائد ڈپٹی عزیز الدین صاحب اوورسیر و فقیر عبد السلام صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل ایک دوست نے اس اہم تقریب کا فوٹو لیا اور دعا کے بعد ایمانی اور روحانی جوش میں دوستوں نے اپنے مجاہد بھائی سے معانقہ کرتے ہوئے الوداع کیا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل تقی دہلوی

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا پہلا نتیجہ

اس سال ہمارے تعلیم الاسلام کالج قادیان کی طرف سے پہلی دفعہ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانوں میں طلباء شریک ہوئے تھے۔ اور کمپارٹمنٹ والے امیدواروں کو شامل کرتے ہوئے خدا کے فضل سے ۵۹ میں سے ۳۱ طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ایک طالب علم نذیر احمد ۳۹۴ نمبر لیکر پنجاب بھر کے مسلمان امیدواروں میں سوم نکلا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ غالباً وہ وظیفہ حاصل کرے گا۔ ابتدائی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق اس سال ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کا نتیجہ گذشتہ پانچ سالوں میں سب سے زیادہ سخت رہا ہے۔ ہمارا نتیجہ خدا کے فضل سے آئندہ بہت بہتر نتائج کی امید پیدا کرتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ تھرڈ ایئر میں جو اسی سال ستمبر کے آخر میں کھل رہی ہے زیادہ سے زیادہ طلباء داخل کر کے اس اہم قومی درسگاہ کی ترقی میں حصہ لیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد صدر تعلیم الاسلام کالج سب کمیٹی

اظہار ہمدردی اور تعزیت کرنیوالوں کا شکریہ

میرے محترم خاوند خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خاں صاحب مرحوم (غفر اللہ لہ و احسن مثواہ فی الجنۃ العالیۃ) کی طویل علالت اور وفات پر احباب جماعت نے جس طور پر اپنی ہمدردی اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں۔ جن سے میں اپنے جذبہ شکر و امتنان کا کما حقہ اظہار کر سکوں۔

سب سے پہلے میں اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ سارا عرصہ خاص طور پر دعا فرمانے کے علاوہ ازراہ ذرہ نوازی خود بنفس نفیس بغرض عیادت بھی تشریف لاتے رہے۔ اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ۔ اس کے بعد میں خاندان نبوت کی تمام ان بزرگ ہستیوں کا جو از راہ نوازش متعدد مرتبہ احوال پرسی کے لئے خود تشریف لائیں۔ اور دوسروں کے ذریعہ اور تحریراً بھی مزاج پرسی کرتی رہیں۔ شکریہ ادا کرتی ہوئی ان کے حق میں جزائے خیر کی دعا کرتی ہوں۔

پھر میں تمام احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہربانیوں کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر حب للہ کا ثبوت دے کر حقیقی اسلامی اخوت کا نمونہ قائم کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

آپ کی وفات پر جہاں جماعت قادیان کی مرد و عورتیں کثرت سے اظہار ہمدردی و تعزیت کے لئے تشریف لائیں۔ وہاں بیرونی جماعتوں لاہور۔ پشاور۔ بمبئی خصوصاً کلکتہ و دیگر جماعتہائے بنگال کی طرف سے فرداً و جماعتاً اس کثرت سے خطوط تاریں اور ریزولیوشنز میرے اور میرے بچوں کے نام آئے ہیں کہ ان سب کا فرداً فرداً جلد جواب دینا مشکل ہے گو کوشش تو ہوگی۔ کہ ان کو الگ الگ بھی جواب دوں۔ مگر فی الحال اخبار الفضل کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہوں اور تمام ان بھائی بہنوں سے جن کی نظر سے یہ چند سطور گذریں۔ درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرے ساتھ ان سب کے حق میں دعا فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ نیز مرحوم کی اولاد کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے بزرگ والد کی روحانیت کی حقیقی وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس اہم غرض کے لئے اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر کے دارالامان رہائش اختیار کی ہے۔ اسے صحیح معنوں میں پورا کر سکیں۔ اور اسلام کے جاں نثار خادم بنیں۔

(والدہ صلاح الدین ناصر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۵۷ سال قبل کے گرامی نامے

بنام سید محمد احسن صاحب امروہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات کا محفوظ کرنا موجودہ زمانہ کے لوگوں اور آنے والی نسلوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس یہ نایاب نعمت موجود ہو تو اسے چاہیئے کہ الفضل میں شائع کرا دے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین گرامی نامہ جات جو حضور نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے نام ۱۸۸۹ء میں لکھے۔ اور جن کی نقل حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کے قلم سے لکھی ہوئی آپ کے کاغذات سے مجھ کو ملی ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ حضور کے ملفوظات بے حد قلب پر اثر کرنے والے اور روحانی منزلوں کو طے کرنے کے لئے مشعل راہ ہیں۔

خاکسار:۔ عبدالمجید از کپورتھلہ

(۱)

مجی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنائت نامہ پہنچا خدا تعالیٰ آپ کو امراض بدنی و روحانی سے نجات بخشے ہمت کو بلند کرو۔ اور نظر اٹھا کر دیکھو کہ یہ دنیا جس کے لئے انسان مرتا ہے۔ اور کاہلی اختیار کرتا ہے۔ کس قدر ثبات اور استحکام رکھتی ہے۔ کیا حباب کی طرح نہیں۔ جس کے عدم اور وجود کا ایک ہی زمانہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے ہر وقت بصیرت چاہو تا وہ دنیا کی بے ثباتی ظاہر کرے۔ اور قوت چاہو تا اس کی طرف قدم اٹھا سکو۔ انسان کو اس سے کیا فائدہ۔ کہ وہ ایک عرصہ اور ایک مدت دراز اپنے اہل و عیال میں امن اور خوشی اور راحت سے گزارے۔ اور پھر خالی ہاتھ جائے۔ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے۔ اور اس پر وہی فتح پاتا ہے جو خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کرے۔ جو بیعت الموت خدا تعالیٰ سے کرتا ہے۔ اس کو غیبی قوت ملتی ہے۔ اور جس طرح ستارے بے ستون کھڑے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی اللہ تعالیٰ کے عہد پر کھڑا رہتا ہے۔ اور گرتا نہیں۔ بے آرامی میں رہو۔ جب تک سچا آرام نہ پاؤ۔ دنیا میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ کہ جو اسلام کی حقیقت سے بے خبر اور اسلام کی صورت پر ناز کر رہے ہیں۔ مگر تمام حقیقت اسلام کی یہی ہے کہ انسان بکلی خدا تعالیٰ کی طرف چلا آوے۔ اور جان اور مال اور اہل و عیال وغیرہ لوازم زندگی میں سے کوئی چیز اسکو روکنے والی نہ ہو۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون والسلام

خاکسار۔ غلام احمد عفی عنہ

(۲)

مجی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنائت نامہ پہنچا۔ اشتہارات آپ کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرنے سے غافل نہیں انشاء اللہ جب چاہے گا تو کوئی ایسا وقت آجائے گا کہ دعا کی جائے گی اور قبول ہو جائے گی۔ ذوق اور بے ذوقی کی حالت میں جس طرح ہو سکے اعمال صالحہ کی بجا آوری میں لگے رہیں جب انسان پختہ عہد کر کے ثابت قدمی سے طاعت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ تو بے ذوقی سے ذوق اور بے حضوری سے حضور پیدا ہو جاتا ہے۔ نماز میں سورۃ فاتحہ کی دعا کا تکرار نہائت موثر چیز ہے کیسی ہی بے ذوقی اور بے مزگی ہو۔ اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ یعنی کبھی تکرار آئت ایاک نعبد و ایاک نستعین کا اور کبھی تکرار آئت اھدنا الصراط المستقیم کا اور سجدہ میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ زندگی کا ذرہ اعتبار نہیں۔ اور دنیا کی خواب گاہ نہائت دھوکا دینے والی چیز ہے۔ رات کو دعا کرو صبح کو دعا کرو۔ کبھی جنگل میں جا کر دعا کرو۔ کبھی جماعت کے ساتھ اور کبھی خلوت میں دروازہ بند کر کے دعا کرو۔ تا خدا تعالیٰ نفس امارہ سے آزادی بخشے۔ جہاں تک ہو سکے گریہ و زاری کی عادت ڈالو۔ کہ رونے والوں پر اس کو رحم آتا ہے۔ کوشش کرو کہ تا خدا تعالیٰ کے روبرو ایسے صاف و پاک ہو جاؤ کہ جیسے قرآن شریف کی ہدایتوں کے رو سے اس کا منشا ہے۔ کاہلی کچھ چیز نہیں۔ اور بے مجاہدہ کوئی کسی منزل تک پہنچ نہیں سکتا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۶؍جون ۱۸۸۹ء

(۳)

مجی مکرمی اخویم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ مخلص دوست ہیں خدا تعالیٰ اپنی محبت سے رنگین کرے کہ دنیا میں آنے سے یہی غرض اور یہی عمدہ تحفہ ہے جو دنیا سے لے جا سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ غلام احمد عفی عنہ ۲۵؍اگست ۱۸۸۹ء

ایک واقف زندگی کی دردانگیز رحلت

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب ایل۔ وی۔ پی وی۔ اے رائس پسر لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالبرکات نے اپنی زندگی ۲؍مئی ۱۹۴۵ء کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کی۔ اس کے بعد انہوں نے یہ صحیح طریق اختیار کیا۔ کہ اپنے دلی اخلاص کی بنا پر تین مرتبہ یاددہانی کرائی کہ ان کو خدمت سلسلہ کا جلد از جلد موقعہ عطا کیا جائے۔ لیکن جبکہ ان کے انتخاب کا معاملہ زیر غور تھا۔ ان کے متعلق اچانک بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ایک حادثہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ ۲۹ جون کو ڈاکٹر عزیز احمد صاحب اپنے ۱۶ ساتھیوں کے ساتھ زیارت سے ۷۔۸ میل کے فاصلہ پر ایک مقام "زیارت تنگی" سیر و تفریح کی غرض سے گئے۔ اور ایک برساتی نالہ کے کنارے پر نالہ سے ۲۰ فٹ اونچی جگہ پر جہاں سیمنٹ سے فرش لگا ہوا ہے رات بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ رات اندھیری تھی روشنی کے لئے آگ جلائی گئی۔ دور بجلی کی چمک معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اسے اہمیت نہ دی گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد شور مچ گیا۔ کہ سیلاب آرہا ہے۔ یہ سیلاب ۳۰ فٹ اونچا تھا۔ کچھ آدمی تو اوپر کی جانب بڑھے وہ بچ گئے۔ لیکن بعض ایک مقامی آدمی کے پیچھے چل پڑے جو راستہ بھول کر نالے کی جانب چلا گیا۔ اور یہ سب لوگ سیلاب کی زد میں آ گئے یہ نو آدمی تھے۔ ان میں سے ۴ مفقود الخبر ہو گئے اور ۵ کی لاشیں ملیں۔ ایک ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی بھی تھی۔ اگلے دن وہیں دفن کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حادثہ جانکاہ۔ میں مرحوم کے خاندان اور خصوصاً ان کے والد بزرگوار لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب سے قلبی ہمدردی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ عبدالرحمٰن انور انچارج تحریک جدید

بیعت کی غرض وغایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا ایک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے پاک و مقدس خدمات جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگایا ہے۔"

الحکم ۱۰؍اپریل ۱۹۰۲ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا چیلنج تفسیر نویسی

اور

جناب مولوی محمد علی صاحب کا مقابلہ سے گریز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نئے سے نئے حقائق و معارف بیان کرنے کا جو علم اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو عطا فرمایا ہے۔ اس میں زندہ لوگوں میں سے کوئی شخص بھی حضور کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "ظاہری و باطنی علوم سے" پر کئے جانے کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اس مضمون کا چیلنج بارہا حضور اپنے مخالفین کو دے چکے ہیں۔ کہ قرعہ اندازی سے آیات قرآنی کا انتخاب کر کے میرے مقابلہ میں تفسیر لکھیں۔ مگر آج تک کسی کو یہ چیلنج صحیح رنگ میں قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ اسے مشتبہ کرنے کے لئے بعض لوگ وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کوشش میں ہمارے غیر مبائع بھائی سب سے پیش پیش ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے یہ امر بالکل ناقابل برداشت ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوئی امتیازی شان دنیا پر ظاہر ہو۔

جناب مولوی صاحب نے اس چیلنج کو مشتبہ کرنے کے لئے ایک عجیب حیلہ تراش رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں ان آیات کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جن میں مبائعین اور غیر مبائعین کا اختلاف ہے۔ اور جن کی تفسیر میں فریقین کی طرف سے آئے دن طبع آزمائی ہوتی رہتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ مختلف فیہ معانی والی آیات کی تفسیر میں اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ فریقین کے دلائل اور علم کا موازنہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ اب اسی میدان میں پھر گھوڑے دوڑانا تحصیل حاصل سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند حاشیہ نشین اسی پر بضد ہیں۔ کہ ہم صرف مختلف فیہ معانی والی آیات کی تفسیر ہی میں مقابلہ دیکھنا چاہتے ہیں اس موضوع پر اس سے قبل کافی بحث ہو چکی ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کا یہ اصرار کہاں تک حق بجانب ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر معقولی رنگ میں ہر طرح ان کو خاموش اور ساکت کر دیا گیا تھا۔ اور ہم سمجھتے تھے کہ اسی ضمن میں غیر مبائعین کی کافی تسلی ہو گئی ہے۔ مگر اب ایک لمبے عرصہ کی خاموشی کے بعد "پیغام صلح" کے تازہ پرچہ (مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۴۶ء) میں پھر ایک مضمون اس کے سابق ایڈیٹر شیخ محمد انعام الحق صاحب کا اسی پرانی بحث پر شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے وہی باتیں پھر دوہرائی ہیں۔ جن کا چند ماہ قبل کافی و وافی جواب دیا جا چکا ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس طرز عمل کے متعلق ایک صاحب کے خط کے جواب میں گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک واضح اور قطعی ارشاد فرمایا تھا۔ جو درج ذیل ہے۔

"ہر شخص جانتا ہے کہ یہ طریق تقویٰ کے خلاف ہے۔ معارف کا علم غیر اختلافی آیات سے ہوتا ہے۔ آخر ان (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب) کا کیا حرج ہے۔ کہ قرعہ ڈال کر تفسیر نویسی کریں۔ کیا باقی قرآن میں معارف نہیں ہیں؟ اختلافی مسائل میں تو انسان کی رائے قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے ان میں تفسیر نویسی کا مقابلہ فضول ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی تفسیر مولوی محمد علی صاحب کو کیوں بری لگتی ہے۔ اور جب قرعہ کا سوال ہے۔ تو مولوی صاحب یہ امید کیوں نہیں رکھتے۔ کہ شاید انہی کے مطلب کی آیت پر قرعہ نکل آئے۔ میں نے جو چیلنج دیا ہے۔ وہ تو معقول ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر آیات کے انتخاب کو چھوڑ دیا جائے۔ جو بھی حصہ نکل آئے۔ اس پر تفسیر لکھی جائے۔ آخر آپ فرمائیں۔ کہ اس میں میری کیا چالاکی ہے۔ اور میں اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اور ان کا اس میں کیا نقصان ہے۔ اگر ان کا نقصان نہیں۔ تو چیلنج دینے والے کی بات بہرحال مقدم رہے گی۔ وہ کوئی نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا الگ چیلنج دے دیں۔ میرے چیلنج کو بلا کسی معقول دلیل کے کیوں غلط کرتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۵ء)

کتنا فیصلہ کن ارشاد ہے۔ ہر فقرہ اتنا وزنی اور معقول ہے۔ کہ کسی ایک لفظ پر بھی انگلی رکھنے کی گنجائش نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو ابھی تک اس کے جواب میں ایک لفظ بھی بولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ حالانکہ ان کی خدمت میں بار بار یہ اقتباس پیش کر کے اس کے متعلق اظہار خیال کرنے کی درخواست کی جاتی رہی ہے۔ گذشتہ دس ماہ سے اس معاملہ میں ان کی مکمل خاموشی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ورنہ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے خلاف اور ادھر ادھر کی باتیں گذشتہ دنوں وہ ہر خطبہ جمعہ میں بیان کرتے رہے ہیں۔ وہاں اس معاملہ میں انہوں نے کامل خاموشی کیوں اختیار کئے رکھی؟ ماننا پڑتا ہے کہ اس کا کوئی جواب ان کے پاس ہے ہی نہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خاموشی کا تو یہ حال ہے۔ مگر ان کے حاشیہ نشینوں کی جرأت قابل داد ہے۔ کہ وہ —

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند

کے مصداق تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد تفسیر نویسی کے چیلنج پر خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے اناپ شناپ لکھتے رہتے ہیں۔ شیخ محمد انعام الحق صاحب کا زیر نظر مضمون بھی اسی قسم کی ایک کوشش ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ غیر مبائع اصحاب اس موضوع کو چھیڑ کر جناب مولوی صاحب کی کوئی خدمت نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی اور پردہ دری کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا موقف اس قدر نامعقول ہے۔ کہ اس کی تائید میں کوئی دلیل بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔

شیخ صاحب نے "پیغام صلح" کا پورا ایک صفحہ غیر متعلق باتوں اور ناواجب طعن و تشنیع میں سیاہ کر ڈالا ہے۔ لیکن اصل موضوع یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے محولہ بالا ارشاد کی نسبت شروع سے آخر تک ایک اشارہ تک بھی نہیں کیا۔ ان کا مضمون ایک "ناواقف" سائل کو محض مغالطہ میں ڈالنے کے لئے تو شاید کافی ہو سکے۔ لیکن جو شخص حالات سے پوری طرح واقف ہو۔ اس کے لئے ان کا مضمون واقعات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

شیخ صاحب ۲۳ر اپریل ۱۹۴۴ء کے الفضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چیلنج تفسیر نویسی کا ایک اقتباس درج کر کے لکھتے ہیں:۔

"اس چیلنج میں قطعاً کوئی استثناء نہیں ہے۔ مخاطب اگر چاہیں۔ تو مختلف فیہ آیات کا انتخاب تفسیر نویسی کے لئے آزادی سے کر سکتے ہیں۔"

شیخ صاحب کے سارے مضمون کا خلاصہ یہی دو سطریں ہیں۔ انہوں نے بزعم خویش یہ بڑی زبردست وکیلانہ جرح کی ہے۔ لیکن شاید انہیں علم نہیں کہ "الفضل" کے جس پرچہ سے انہوں نے چیلنج کا اقتباس پیش کیا ہے اس میں چیلنج کی پوری تفصیل درج نہیں ہے۔ بلکہ جو الفاظ انہوں نے نقل کئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی ادارۂ الفضل کا یہ نوٹ موجود ہے کہ "حضور کی یہ تقریر ان شاء اللہ جب مفصل شائع ہو گی۔ تو حق پسند اصحاب دیکھ سکیں گے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیسے واضح طریق سے قرآن کریم کے حقائق بیان کرنے کے لئے علماء کو دعوت دی۔"

پس جب چیلنج ہی مختصر نقل کیا گیا ہے تو اس میں ساری تفصیل شرائط کی کہاں سے آ سکتی تھی؟

افسوس ہے۔ شیخ صاحب نے یا تو "الفضل" کا اصل پرچہ دیکھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں فرمائی۔ کہ انہیں سیاق و سباق سے اپنی جرح کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔ یا انہوں نے دیدہ دانستہ اصلیت کو چھپانا چاہا ہے۔

علاوہ ازیں اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے چیلنج میں مختلف فیہ معانی والی آیات کا استثناء لفظاً نہیں کیا۔ پھر بھی جب ہم چیلنج کی سپرٹ اور اسکی روح کو دیکھتے ہیں۔ تو مختلف فیہ معانی والی آیات کا استثناء معناً اس میں موجود ہے۔ اس لئے کہ جب تفسیر نویسی کا مقابلہ ہی نئے معارف قرآنیہ بیان کرنے میں ہوگا تو صاف ظاہر ہے کہ جن آیات کے معانی اور مطالب میں اختلاف ہے۔ ان کی تفسیر نویسی سے یہ مقصد حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا ہے مختلف فیہ معانی والی آیات کے متعلق انسان نے ایک رائے پہلے سے قائم کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے دل میں ایک قسم کا تعصب پیدا ہو چکا ہوتا ہے ایک انسان خواہ کتنا ہی غیر متعصب ہونے کا دعویٰ کرے۔ تب بھی وہ اپنی رائے اور عقیدہ کے لئے ایک مخفی تعصب ضرور رکھتا ہے۔ اس لئے جب ایسی آیات کی تفسیر کو وہ اپنی رائے اور عقیدہ کے خلاف پائے گا۔ تو وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور اس طرح مختلف فیہ مطالب والی آیات کی تفسیر میں طرفین کے لوگ غیر جانبدارانہ اور صحیح رائے قائم نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ہر فریق اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیر کو ہی اعلےٰ سمجھے گا۔ اور مد مقابل کی تفسیر خواہ کتنے ہی معارف پر مشتمل ہوگی اسے اعلیٰ تو کجا صحیح سمجھنے کے لئے بھی دماغ تیار نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تفسیر نویسی کا مقابلہ ایسی آیات میں ہوگا جن میں کوئی اختلاف نہیں۔ تو پبلک کا دماغ فریقین کے بیان کردہ حقائق و معارف کو قبول کرنے کے لئے بلا کسی جنبہ داری کے تیار ہوگا۔ اور اس طرح ہر شخص بآسانی یہ فیصلہ کر سکے گا۔ کہ کس کے بیان کردہ معارف اور نکات زیادہ اعلےٰ اور اچھوتے ہیں۔

یہاں یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مختلف فیہ مطالب والی آیات کی تفسیر کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ جیسا کہ حضور کے ارشاد بالا سے ظاہر ہے۔ حضور ان آیات کی تفسیر کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اگر (۱) قرعہ اندازی میں یہی آیات نکل آئیں یا (۲) جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی طرف سے انہی آیات کی تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے حضور کو نئے سرے سے چیلنج دیں۔ لیکن جناب مولوی صاحب نے یہ دونوں صورتیں ابھی تک نہیں مانیں۔ اب شیخ انعام الحق صاحب ہی بتلائیں کہ تفسیر نویسی کے مقابلہ میں آنے سے حیلہ سازی اور بہانہ بازی سے کام کون لے رہا ہے؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تو انتخاب آیات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں خواہ وہ مختلف فیہ معانی والی ہوں یا ان کے علاوہ باقی قرآن۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب صرف مختلف فیہ معانی والی آیات کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کو محصور کرنا چاہتے ہیں۔ اور باقی قرآن کی تفسیر کے مقابلہ سے گریز کر رہے ہیں۔ اب بتائیے "آمادہ فرار" اور "گریز پیشہ" کون فریق ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی میں مقابلہ کی ہمت اور جرأت ہی نہ ہو۔ نہ الٰہی تائید پر بھروسہ ہو۔ اور نہ اپنی دماغی قابلیتوں پر ہی اعتماد ہو تو مقابلہ میں آنے سے گریز کے لئے بہانہ بازی اور حیلہ جوئی سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ پس بقول شیخ محمد انعام الحق صاحب کوئی "معاند سلسلہ ہو یا جناب مولوی محمد علی صاحب ہم دونوں کو اس معاملہ میں معذور سمجھتے ہیں"۔

خاکسار علی محمدؐ اجمیری

درخواست دعاء

فضل احمد واقف زندگی متعلم جماعت ہفتم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو دس دن ہوئے ایک دیوانے کتے نے کاٹ لیا تھا۔ ہر روز عزیز کو بٹالہ ٹیکہ کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ مگر پرسوں سے اسے شدید تکلیف ہے اور علاج کی غرض سے بٹالہ سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے

دیہاتی مبلغین کی سالانہ کارگذاری بابت ۱۹۴۵ء

فرائض

دیہاتی مبلغین اپنے اپنے مرکز سے سات میل کے اندر واقع ۲۵ دیہات میں تبلیغی جدوجہد پر مقرر ہیں۔ اُن کا فرض یہ ہے۔ کہ اپنی انتہائی طاقت کے ساتھ اپنے حلقہ کے ہر گاؤں اور گاؤں کے ہر فرد کو بصورت احسن اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اور حتی الوسع اپنے حلقہ میں واقع ہر جماعت اور ہر گروہ اور ہر فرد کے اعتراضات و شکوک کا ازالہ کریں۔ نرمی اور محبت کے ساتھ لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ یہ مبلغین اپنے حلقہ میں واقع احمدی جماعتوں کی تربیت کے لئے بھی ذمہ وار ہیں۔ اور ان کا کام یہ بھی ہے۔ کہ جماعتوں میں تبلیغی بیداری پیدا کریں اور احمدی احباب سے تبلیغ کرائیں۔ خصوصاً ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کو۔ نیز اپنے حلقہ کی جماعتوں کا بجٹ بڑھانے کی کوشش کرنا بھی ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ دیہاتی مبلغین سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے۔ کہ مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ۔ لجنات و اطفال احمدیہ کی تنظیمیں بھی قائم کریں۔ اور وہ ان قیام میں اپنے حلقہ کے کم از کم تین افراد کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ تبلیغی کام خود سنبھال سکیں اور حلقہ میں مرکزی مبلغ کی ضرورت نہ رہے۔

۱۹۴۵ء کے کام کا خلاصہ

ان ہدایات کی روشنی میں دیہاتی مبلغین نے سال گذشتہ میں اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی مجموعی لحاظ سے ان کے ذریعہ ۳۱۲ افراد نے بیعت کی۔ حلقہ جات میں مقیم ۹۷۵۲ احمدی افراد میں سے ان کی تحریک پر ۱۳۱۳ افراد منظم صورت میں تبلیغ کرتے رہے۔ بجٹ میں ۲۴۸۳ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ نیز ۴۴۳۱۹۳ روپے کی مالیت کی جائدادیں وقف ہوئیں۔

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

تعلیم القرآن کلاس کے متعلق اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم پڑھنے کا انتظام گذشتہ سال کی طرح اب بھی جلد شروع ہونے والا ہے یکم اگست ۱۹۴۶ء سے پڑھائی شروع ہو جائیگی جو بفضلہ تعالیٰ رمضان کے اختتام تک جاری رہے گی۔ تمام جماعتہائے احمدیہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنی طرف سے ایک ایک یا دو دو نمائندگان قادیان بھیجیں۔

تمام نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ مرکز کی طرف سے کیا جائیگا۔

رمضان المبارک کے مبارک ایام ——— اور قرآن کریم کے مطالعہ کا التزام ——— اور پھر قادیان کی بستی میں جہاں اس زمانہ کے لئے عالمگیر نور کی شعاعیں پھوٹیں۔ ایسی چیز نہیں جسے انسان نظر انداز کر سکے۔ یہ مواقع اوقات کبھی کبھی آیا کرتے ہیں پس آپ اپنے کام کا حرج کر کے بھی آئیں۔ اور قادیان میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کریں۔

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری)

پتہ مطلوب ہے

عرصہ دو سال سے مستری رشید احمد صاحب کلرک ملازم ملٹری ولد چوہدری عبداللہ صاحب گرلے ضلع سیالکوٹ نے نہ تو کوئی رقم حصہ آمد میں ارسال کی ہے۔ اور نہ ہی اپنے پتہ سے دفتر کو اطلاع دی ہے۔ اگر یہ اعلان موصی مذکور خود پڑھے۔ تو فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ ورنہ جس کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ اور وہ صاحب ان کو جانتے ہوں۔ وہ بھی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضل خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں۔ ان کو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے اس کام میں مدد کرنے کے لئے اگر ہمارے احباب ہم کو صرف تین روپیہ روانہ کریں گے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں۔ بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کریں گے۔ اس طرح ہمارے احباب کی طرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی۔ اور ان کو تمام جہان میں تبلیغ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری کے احمدی احباب کو
خوشخبری

مفید عام ہندوستانی دواخانہ کچہری بازار اوکاڑہ سے آپکی آئندہ تمام طبی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ خصوصاً عورتوں اور مردوں اور بچوں کے پرانے اور کہنہ امراض کے لئے ہمارے مجرب مرکبات اور ادویہ سے فائدہ اٹھائیں۔

مفصل حالات متعلق علاج اور حصول ادویہ بذریعہ خط و کتابت جوابی لفافہ کے پوچھیا ہو سکتے ہیں۔

حکیم سید فیاض حسین احمدی ڈی آئی ایم ایس (علیگ)

ھو الشافی

دردندان کی انمول دوا۔ دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جسکی قیمت ۲ روپے ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے۔

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل ریلوے روڈ متصل آرہ مشین مستری محمد ابراہیم قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ فائننشل ایڈوائزر اور چیف اکاؤنٹس آفیسر لاہور بنز دہلی۔ فیروز پور ملتان کراچی کوئٹہ۔ راولپنڈی اور لاہور کے ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسز میں بطور روٹین کلرک کام کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ درخواست میں معین طور پر اس دفتر کا نام لکھیں۔ جس میں کام کرنے کو وہ ترجیح دیتے ہوں۔ اس کے بغیر کسی درخواست پر غور نہ کیا جائے گا۔

عارضی اسامیوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فوری اسامیاں	۳۵	ان میں سے ۸۶ مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں۔ تین اینگلو انڈین اور ڈومیسائلڈ یورپینوں کے لئے ایک سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور تین
فہرست انتظاریہ کیلئے	۲۵	شیڈولڈ اقوام کیلئے۔

تنخواہ۔ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۵۶-۲-۳۶-۳-۳۰ کے سکیل میں گرانی اور دیگر الاؤنس جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہونگے۔ اجناس خوردنی بھی رعایتی نرخوں پر خریدنے کا حق ہوگا۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کو الاؤنس کے علاوہ ۵۵/-/- تنخواہ ملے گی۔

قابلیت:۔ مستند یونیورسٹی کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو) یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہو۔

عمر:۔ اٹھارہ اور چوبیس سال کے درمیان اور شیڈولڈ اقوام کے لئے ۲۷ سال تک سابق فوجی ملازمین چالیس سال تک کی عمر کے بھی لئے جا سکتے ہیں۔

موجودہ Inferior Staff بھی اپنے محکمہ کی وساطت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ جنرل منیجر لاہور کی طرف سے مقررہ کردہ شرائط پر پورا اتریں۔ اور این ڈبلیو آر کی اکاؤنٹس برانچ میں ۵ مارچ ۳۸ء سے قبل سے ملازم ہوں۔

تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ ذمہ دار افسر کو لکھیں۔

اعلان ضروری

مقدمہ

ریشم بی بی بیوہ محمد عبداللہ محلہ دارالبرکات قادیان۔

بنام بشیر احمد ولد محمد عبداللہ آف قادیان

دعویٰ تقسیم ترکہ

حکم امتناعی بنام مسماۃ ریشم بی بی بیوہ محمد عبداللہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ فریقین کے درمیان جائداد متنازعہ کا مقدمہ بورڈ قضا میں چل رہا ہے اسواسطے نوٹس ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مسماۃ ریشم بی بی جائداد متنازعہ کا کوئی حصہ تا فیصلہ مقدمہ ہذا رہن بیع یا کسی اور طرح سے انتقال نہ کریں۔ مہر صدر بورڈ قضا قادیان

اعلان نکاح

صوفی غلام محمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت قادیان نے بتاریخ ۲۶ مئی بوقت عصر محمد اصغر صاحب ولد محمد یوسف صاحب سکنہ شیخ پور ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ امۃ العزیز بنت بابو فضل الٰہی صاحب محلہ دارالسعت ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد اکرم دارالرحمت قادیان

ضرورت رشتہ

(۱) راجپوت (ملک) خاندان کے ایک لڑکے کے لئے جس کی عمر تقریباً تیس ۳۰ سال تعلیم B.A تک مستقل سرکاری ملازم پنجاب گورنمنٹ بعہدہ ہیڈ کلرک کے لئے ایک موزوں احمدی رشتے کی ضرورت ہے پہلی بیوی نہیں ہے فقط دو بچے ہیں جنکی عمریں علی الترتیب ۸ سال اور ۷ سال کی ہیں۔ غریب مگر شریف گھرانے کی معمولی پڑھی لکھی لڑکی کو ترجیح دیجائیگی۔

(۲) نیز ایک لڑکی کیلئے جس کی عمر تقریباً چودہ ۱۴ سال ہے۔ موزوں احمدی رشتے کی ضرورت ہے۔ لڑکی امور خانہ داری سے واقف اور انٹرنس تک پڑھی ہوئی ہے صحت عمدہ ہے لڑکا تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔

نوٹ:۔ کاشمیری گھرانوں کے رشتہ کو ترجیح دیجائیگی ضرورتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں ف۔ب معرفت ملک کالیج۔ نشی محلہ لائلپور شہر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۱۰ جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی کے سلسلے میں مشورہ دینے کیلئے چند اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس میں پنڈت نہرو صدر کانگرس۔ مسٹر آصف علی اور پروفیسر ہمایوں کبیر بھی شامل ہوں گے۔

کراچی ۱۰ جولائی۔ سندھ اسمبلی کی پارٹی پوزیشن میں حال ہی میں جو تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے کانگرس پارٹی پروگریسو پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی نے الگ الگ اجلاس کئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ توقع کی جاتی ہے کہ اگلے ہفتے کے آغاز میں دارالعوام اور دارالامرا میں ہندوستان کے متعلق بحث کی جائے گی۔

سری نگر ۱۰ جولائی۔ وزیر اعظم کشمیر بمبئی میں کانگرسی زعماء سے ملاقات کرنے کے بعد سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کشمیر عنقریب ایک خاص دربار منعقد کریں گے۔ جس میں شمولیت کے لئے ریاست کے سب علاقوں کے نمائندوں کو دعوت دی جائے گی۔

بمبئی ۱۰ جولائی۔ امریکہ کے غیر سرکاری غذائی مشن کے ارکان آج بنگلور سے بمبئی پہنچے۔ تیسرے پہر آپ دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ ملک کی زراعتی ترقی کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ آج اس کمیٹی کی سفارشات شائع ہو گئی ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ ملک میں آبادی کے لحاظ سے اناج کی پیداوار تسلی بخش ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ کھیتی باڑی کے طریقوں میں مناسب تبدیلیاں کر دی جائیں۔

پٹنہ ۱۰ جولائی۔ صوبائی حکومت نے رشوت ستانی کی روک تھام کے لئے ایک مستقل محکمہ قائم کر دیا ہے۔

بمبئی ۱۰ جولائی۔ آج اخباری نمائندوں سے ملاقات کرنے کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے کیبنٹ تجاویز کے متعلق بحث کی۔ آپ نے فرمایا کہ کانگرس صرف دستور ساز اسمبلی میں جانے پر رضامند ہوئی ہے۔ اس کے سوا مستقل یا عارضی عرصہ کے لئے برطانوی تجاویز کے متعلق اس نے کوئی ذمہ داری نہیں لی۔ کانگرس دستور ساز اسمبلی میں پوری آزادی کے ساتھ شریک ہو گی۔ وہ اس ضمن میں برطانوی حکومت کے کسی بھی حکم کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔ دو باتیں البتہ پیچیدہ سی معلوم ہوتی ہیں۔ اول اقلیتوں کا مسئلہ اور دوسرے برطانوی حکومت اور ہندوستان کے درمیان سمجھوتہ کا سوال۔ سو پہلا مسئلہ خالصتاً ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ برطانیہ کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ اور دوسرے سوال کا بہترین حل یہی ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان برابری کے اصول پر گفت و شنید ہو۔

آپ نے مزید کہا کہ کانگرس دستور ساز اسمبلی کو کامیاب کرنا چاہتی ہے۔ مجھے یقین ہے گروپ بندی نہیں ہو گی۔ کیونکہ مسلم لیگ کے سوا ملک کے تمام عناصر اس کے خلاف ہیں۔ سندھ اور سرحد کے باشندوں کو بھی یہ خدشہ ہے کہ پنجاب ان پر چھا جائے گا۔

امرتسر ۱۰ جولائی۔ سکھ پنتھک کانفرنس نے دو دن تک غور و خوض کرنے کے بعد دستور ساز اسمبلی میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۱۰ جولائی۔ نیٹال انڈین کانگرس نے ایک برقیہ صدر کانگرس کے نام بھیجا ہے جس میں آپ نے بتایا ہے کہ اس وقت تک ۱۵۲ ہندوستانی گرفتار ہو چکے ہیں۔ گرفتار شدگان میں ڈاکٹر۔ وکلاء۔ طلباء۔ بیوپاری اور مزدور بھی شامل ہیں۔

بٹیویا ۱۰ جولائی۔ ڈاکٹر سکارنو نے جو نئی وزارت بنائی ہے۔ اس میں ڈاکٹر شہر یار وزیر خارجہ مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ گذشتہ وزارت میں وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز تھے۔

کراچی ۹ جولائی۔ ریلوے حکام نے اعلان کیا ہے کہ سندھ کے خطرے والے رقبہ میں مسافر گاڑیوں کو حروں کے خطرہ سے بچانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اس رقبہ میں دن کے وقت مسافر گاڑیاں گذرا کریں۔ اور جو گاڑیاں رات کو گذرا کریں گی ان کے ساتھ پائلٹ انجن اور مسلح دستے ہوا کریں گے۔

نانکنگ ۹ جولائی۔ چین کی مرکزی حکومت اور کمیونسٹوں کے درمیان سمجھوتے کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی اس میں شہری نظم و نسق کے سوال پر مکمل ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔

گنٹم پوری ۹ جولائی۔ لشپ آف گلوری نے ایک تقریر میں ان اقدامات کی تائید کی جو برطانیہ نے فلسطین میں یہودیوں کو دہشت انگیزی کے سدباب کے لئے اختیار کئے ہیں۔

قاہرہ ۹ جولائی۔ کل مصری پارلیمنٹ میں چند روسی مسافروں کے متعلق بتایا گیا۔ کہ انہوں نے قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر کسٹم کے افسروں کو اپنے صندوقچے کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

کلکتہ ۹ جولائی۔ مختلف اضلاع میں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے حکومت بنگال نے بیس لاکھ روپے کی مزید رقم منظور کی ہے۔

کراچی ۹ جولائی۔ پولیس نے قصائیوں کے ایک گروہ کو اس الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ کہ گوشت کی گرانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیمار گدھوں کا گوشت بکرے کے گوشت کے طور پر فروخت کرتے رہے ہیں۔

لائلپور ۹ جولائی۔ گندم وڈہ ۹/۹/- گندم ۱۴/-۵۹۱ ۹ گڑ ۸/۱۱ تلہ ۸/- ۲۲ شکر ۲۲/۸ گھی دیسی ۱/-/۱۵

لاہور ۹ جولائی۔ سونا ۹۲/- چاندی ۱۴۲/- پونڈ ۸/- ۷۶ امرتسر سونا ۹۵/۱

لنڈن ۹ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے کہ جنوبی روس کے بحیرہ کیسپین کا پانی جنوبی ساحل کی خلیج باکو کی طرف ہٹ گیا ہے۔ اور آذربائیجان کے ساحل پر ایک قدیم عرب قلعہ نمودار ہو گیا ہے اس قلعہ کی مضبوط دیواریں اور پندرہ بڑے بڑے برج جوں کے توں موجود ہیں۔ اور پانی انہیں نقصان نہیں پہنچا سکا۔

نیویارک ۹ جولائی۔ ایک ڈاکٹر نے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے اس نے اعلان کیا ہے کہ اس تجربہ کی بدولت پیدا شدہ ۴۰ بچے تندرست حالت میں ہیں اور اب سکول جانے کے قابل ہو گئے ہیں۔

حیدرآباد ۹ جولائی آج صبح مسٹر محمد علی جناح نے حضور نظام سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

لاہور ۹ جولائی۔ جو عازمین حج ۱۸ جولائی سے پہلے کراچی پہنچنا چاہتے ہیں۔ ان کی سہولت کیلئے ۱۰ جولائی سے لیکر ۱۵ جولائی تک روزانہ سندھ ایکسپریس میں ایک تھرڈ کلاس ڈبہ حاجیوں کے لئے ریزرو رکھا جائیگا

بمبئی ۹ جولائی۔ کانگرس کے صدر پنڈت جواہر لال نے حسب ذیل اصحاب کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ارکان منتخب کیا ہے (۱) مولوی ابوالکلام آزاد (۲) سردار ولبھ بھائی پٹیل (۳) ڈاکٹر راجندر پرشاد (۴) خان عبدالغفار خان (۵) پنڈت گووند ولبھ پنت (۶) مسٹر راج گوپال اچاریہ (۷) مسٹر رفیع احمد قدوائی (۸) مس مریدولا سارا بائی۔ (۹) ڈاکٹر پی جی کسیکار (۱۰) کمار دیوی جیٹھو یادھیا (۱۱) سردار پرتاپ سنگھ (۱۲) مسٹر ملیب جی (۱۳) مسٹر سریش چندر بینرجی (۱۴) مسٹر سرت چندر بوس۔ مس مریدولا سارا بائی اور ڈاکٹر کسیکار جنرل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

لاہور ۹ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے پندرہ مزید شہروں میں راشن سسٹم جاری کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اس وقت پنجاب کے صرف ۲۹ شہروں میں راشن سسٹم نافذ ہے نئے پندرہ شہروں کے نام یہ ہیں جھنگ بھوانی۔ رہتک۔ سرگودہا۔ گانواں۔ ریواڑی۔ کرنال پانی پت۔ دھرم سالہ۔ ہوشیار پور۔ فیروزپور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمل پور۔ پٹیالہ

پیرس ۹ جولائی۔ گذشتہ شب چار وزرائے خارجہ میں امن کانفرنس کے طریق کار کے قواعد کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ چار قواعد بنائے گئے ہیں۔ جو سفارشات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قواعد یہ ہیں (۱) قائدین وفود کے نائبین پر مشتمل ایک جنرل کمیشن بنایا جائیگا۔ جو کارروائی کی تنظیم کا ذمہ دار ہوگا (۲) پولیٹیکل کمیشن ان ممالک پر مشتمل ہونگے جو پانچوں محوری ممالک کے خلاف برسرجنگ تھے (۳) اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے فوراً دعوت نامے بھیج دیئے جائیں لیکن چین کو مدعوئین میں شامل نہ کیا جائے (۴) ان قواعد کو منظور کرنے یا رد کرنے کا اختیار اس کانفرنس کو حاصل ہوگا۔

نیویارک ۹ جولائی۔ حکومت شرق اردن نے اتحادی اسمبلی کے سیکرٹری کے نام ایک کاپی مکتوب روانہ کیا ہے جس میں اتحادی اسمبلی کی رکنیت کے لئے درخواست کی گئی ہے

پونا ۹ جولائی۔ اچھوت فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ اگر گاندھی جی نے اچھوتوں کے وفد سے ملاقات کرنے کا وعدہ پورا نہ کیا تو ان کی جائے رہائش پر مورچہ لگا دیا جائیگا۔